

## The Application and Misuse of Blasphemy Law in Pakistan: An Analytical Study in the Light of Judicial Precedents, Social Implications and Islamic Principles

پاکستان میں قانون توہین رسالت کا اطلاق اور غلط استعمال: عدالتی نظائر، سماجی اثرات اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

### Authors Details

#### 1. Tahira Munawar

Admin Officer & PhD Scholar, University of Education, Lower Mall, Lahore, Pakistan.

#### 2. Prof. Dr. Muhammad Shahbaz Manj (Corresponding Author)

Professor / Chairman, Department of Islamic Studies, University of Education, Lower Mall, Lahore, Pakistan; Post Doc Fellow & Visiting Professor, University of Gottingen, Germany.

Email: [shahbaz.manj@ue.edu.pk](mailto:shahbaz.manj@ue.edu.pk)

#### 3. Dr. Zahoor Abbas Abbasi

Assistant Professor, Government Degree College Kot Diji, District Khairpur, Sindh, Pakistan.

Email: [zaabbasi9@gmail.com](mailto:zaabbasi9@gmail.com)

### Citation

Munawar, Tahira, Muhammad Shahbaz Manj, and Zahoor Abbas Abbasi. "The Application and Misuse of Blasphemy Law in Pakistan: An Analytical Study in the Light of Judicial Precedents, Social Implications and Islamic Principles." *Al-Marjān Research Journal* 4, no.1, Jan-Mar (2026): 247– 264.

### Submission Timeline

**Received:** Dec 20, 2025

**Revised:** Jan 02, 2026

**Accepted:** Jan 13, 2026

**Published Online:**

Jan 22, 2026

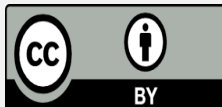
### Publication & Ethics Statement



Published by *Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.*

Copyright © 2026 The Author(s). No conflict of interest declared.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**



## The Application and Misuse of Blasphemy Law in Pakistan: An Analytical Study in the Light of Judicial Precedents, Social Implications and Islamic Principles

پاکستان میں قانون توہین رسالت کا اطلاق اور غلط استعمال: عدالتی نظائر، سماجی اثرات اور اسلامی

اصولوں کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

☆ طاہرہ منور ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد شہباز منج ☆ ڈاکٹر ظہور عباس عباسی

### Abstract

This study critically examines the misuse of Pakistan's blasphemy laws, especially Sections 295-B and 295-C of the Pakistan Penal Code, within legal, social, ethical, and Islamic perspectives. Although these provisions aim to protect religious sanctity and the reverence of the Holy Prophet Muhammad ﷺ, their application has raised serious concerns due to false accusations, weak investigation, public pressure, and extrajudicial violence. The study argues that many blasphemy accusations arise from personal enmity, sectarian tension, property disputes, and social or religious rivalry rather than reliable evidence. It highlights judicial emphasis on fair trial, presumption of innocence, benefit of doubt, and the principle that no individual or mob can take the law into its own hands. From an Islamic perspective, the paper stresses Qur'anic and Prophetic teachings on justice, verification, protection of life, and avoidance of false accusation. It concludes that misuse of blasphemy laws is a serious socio-legal and moral challenge requiring stronger investigation, protection of accused persons and legal actors, accountability for false accusers, and public education based on justice and restraint.

**Keywords:** Blasphemy laws; Pakistan Penal Code; misuse of law; fair trial; mob violence; Islamic justice; evidentiary standards; rule of law; religious minorities

### تعارف موضوع

پاکستان میں قانون توہین رسالت خصوصاً 295-B اور 295-C پاکستان پینل کوڈ کو اسلامی جذبات کے تحفظ کے لیے متعارف کرایا گیا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ قانون کئی مواقع پر ذاتی دشمنی، مذہبی تعصب، سیاسی انتقام، اور سماجی دباؤ کے لیے بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ اس تحقیق میں قانون کے غلط استعمال کے اسباب، عدالتی فیصلوں کا جائزہ، معاشرتی رد عمل، میڈیا کے کردار، ریاستی اداروں کی کمزوریاں، اور اخلاقی و اسلامی اصولوں کی روشنی میں اس مسئلے کا تنقیدی مطالعہ کیا جائے گا۔ پاکستان میں توہین رسالت کے مقدمات میں جھوٹے الزامات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے تفتیش اور ٹرائل کا معیار کمزور رہتا ہے۔ نجوم کے تشدد اور مذہبی دباؤ سے انصاف متاثر ہوتا ہے عدالتوں، وکلاء اور ججز پر سماجی دباؤ بڑھتا ہے۔ ملزم بری ہونے کے باوجود محفوظ نہیں رہتا یہ صورت حال قانون کی اصل روح اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف دکھائی دیتی ہے۔

☆ ایڈمن آفیسر اور پی ایچ ڈی اسکالر، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال، لاہور، پاکستان۔

☆ پروفیسر / چئیرمین، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال، لاہور، پاکستان، پوسٹ ڈاک فیلو اور وزٹنگ پروفیسر، یونیورسٹی آف گونگن، جرمنی۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ ڈیہی، ضلع خیرپور، سندھ، پاکستان۔

یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ یہ مسئلہ پاکستان میں قانون، مذہب اور معاشرے کے حساس تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ غلط استعمال سے انسانی جان، عدالتی ساکھ، اور سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔ قانون کی اصل روح (تحفظ حرمت رسالت) بھی غلط مقدمات کی وجہ سے نقصان اٹھاتی ہے۔ یہ تحقیق ریاستی نظام انصاف میں اصلاحات کی بنیاد فراہم کرے گی۔ اس تحقیق کے بنیادی مقاصد میں توہین رسالت کے قانون کے تاریخی اور قانونی پس منظر کا جائزہ، قانون کے غلط استعمال کی وجوہات اور طریقہ کار کی نشاندہی، عدالتوں (ٹرائل کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ) کے فیصلوں میں معیار شہادت کا تجزیہ کیا جائے گا، معاشرتی رد عمل، ہجوم کے تشدد اور مذہبی جذبات کے کردار کا مطالعہ کیا جائے گا، اسلامی فقہ، شریعت اور اخلاقی اصولوں کی روشنی میں اس قانون کے غلط استعمال کی جانچ کرنے کے بعد قانون میں اصلاحات اور پالیسی کے لئے تجاویز پیش کی جائیں گی۔

### مبحث اول: قانون توہین رسالت کا تاریخی و قانونی پس منظر

#### برصغیر میں قانون توہین رسالت کا تاریخی ارتقاء

قانون توہین رسالت کا تصور برصغیر میں ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور مذہبی دفعات میں ترامیم کا سلسلہ بڑھتا گیا، بالخصوص 1980ء کی دہائی میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں اسلامائزیشن کے عمل کے تحت توہین مذہب اور توہین رسالت سے متعلق دفعات میں اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ اسی دوران دفعہ B 295 اور C 295- کو قانونی حیثیت دی گئی۔۔

"295-C: Use of derogatory remarks, etc. in respect of the Holy Prophet:

*Whoever by words, either spoken or written, or by visible representations, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet (peace be upon him), shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."*<sup>1</sup>

جو کوئی شخص الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا کسی ظاہری / دیدہ نمائندگی کے ذریعے، یا کسی الزام، کتاہ، اشارے یا تعریض کے ذریعے، براہ راست یا بالواسطہ، حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرے، اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

قرآن مجید کی بے حرمتی اور رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا۔ ان ترامیم کے بعد قانون توہین رسالت ایک انتہائی سخت، حساس اور پیچیدہ قانونی شق کے طور پر پاکستانی عدالتی نظام کا حصہ بن گیا۔

#### دفعات کے نفاذ کا توہین رسالت سے متعلق مقدمات پر اثر

اگرچہ اس قانون کا مقصد مذہبی تقدس کا تحفظ تھا، مگر عملی طور پر اس کے اطلاق میں کئی مسائل پیدا ہوئے، جن میں جھوٹے الزامات، ناقص تفتیش، سماجی دباؤ اور سیاسی و مذہبی اثر و رسوخ شامل ہیں۔ متعدد کیسز میں یہ بات سامنے آئی کہ الزام لگانے والے افراد نے قانون کو مذہبی جذبے کے بجائے ذاتی دشمنی، جانسید کے تنازعات، کاروباری رقابت، اور سماجی انتقام کے لیے استعمال کیا۔ اس کے علاوہ مذہبی اقلیتیں، کمزور طبقے اور سماجی طور پر غیر محفوظ افراد اس قانون کے غلط استعمال کا زیادہ شکار نظر آئے، جس سے معاشرتی عدم برداشت اور خوف کی فضا میں اضافہ ہوا۔ سی آر ایس ایس رپورٹ (1947-2021) اس طرح سے اعداد و شمار بتاتی ہے کہ:

1986-1980 کے بعد قانون توہین رسالت میں 295 بی اور 295 سی کا اضافہ ہوا۔ اس سے توہین رسالت کے مقدمات میں اضافہ ہوا۔ خواتین کے خلاف الزامات میں 2021 تک 107 خواتین پر الزامات لگے، جن میں سے 18 ماورائے عدالت قتل ہوئیں، دو نابالغ تھیں۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 8, AI Index ASA 33/08/94.

<sup>2</sup>Centre for Research and Security Studies, Blasphemy Cases in Pakistan: 1947-2021 (Islamabad: Centre for Research and Security Studies, 2022).

زیادہ تر کیسز مسلمانوں کے خلاف درج کئے گئے اس کے بعد اقلیتوں میں عیسائیوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے۔ ذیل میں سال بہ سال توہین رسالت کے 2011 سے 2020 تک جتنے کیس رپورٹ ہوئے ان کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

### پاکستان میں توہین رسالت کے مقدمات (2011 تا 2020)

- \* 2011 کے مقدمات کی تعداد: تقریباً 80۔ نمایاں کیس: ممتاز قادری نے سلمان تاثیر کو قتل کیا۔
- \* 2012 کے مقدمات کی تعداد: تقریباً 52۔ نمایاں کیس: رمشا مسیح کیس (اسلام آباد)، نابالغ عیسائی لڑکی پر الزام۔
- \* 2013 کے مقدمات کی تعداد: تقریباً 36۔ نمایاں کیس: لاہور Joseph Colony پر حملہ، مسیحی گھروں کو جلا دیا گیا۔
- \* 2014 کے مقدمات کی تعداد: تقریباً 38، نمایاں کیس: کوٹ رادھا کشن واقعہ؛ مسیحی جوڑا زندہ جلا دیا گیا۔
- \* 2015 کے مقدمات کی تعداد: تقریباً 33، نمایاں کیس: تیمور رضا کیس (بعد ازاں سزائے موت)، احمدی فیکٹری پر حملہ (جہلم)۔
- \* 2016 کے مقدمات کی تعداد: 18۔ نمایاں کیس: شاہ رخ ملک (محقق)، چکوال میں احمدیوں پر حملہ،
- \* 2017 کے مقدمات کی تعداد: 189۔ نمایاں کیس: مشال خان قتل، ٹی ایل بی کی سرگرمیاں، بلاگرز کی گرفتاری۔
- \* 2018 کے مقدمات کی تعداد: 34۔ نمایاں کیس: آسیہ بی بی کی رہائی اور سپریم کورٹ کا فیصلہ، ملک گیر احتجاجات
- \* 2019 کے مقدمات کی تعداد: 30۔ نمایاں کیسز: جنید حفیظ سزائے موت، گھونگی ہندو برادری پر حملے
- \* 2020 کے مقدمات کی تعداد: 138 سے 200 ہے،، نمایاں کیسز: طاہر نسیم عدالت میں قتل، عیسائی افراد پر واٹس ایپ پیغام کے الزامات، سوشل میڈیا پر فرقہ وارانہ الزامات۔

\* کل مقدمات (2011 تا 2020) تقریباً 648 - 710، کل extrajudicial قتل 16-18

### مبحث دوم: عدالتی نظائر اور معیار شہادت کا تجزیہ

#### آسیہ بی بی کیس: پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کا استعمال

نومبر 2010 میں، عدالت نے آسیہ بی بی کو مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے موت سنائی، اور ان پر 1,100 امریکی ڈالر کے برابر جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔<sup>3</sup> اکتوبر 2018 کو، کئی ناکام اپیلوں کے بعد، پاکستان کی سپریم کورٹ نے آسیہ بی بی کی سزائے موت کو کالعدم قرار دے دیا اور انہیں بری کر دیا۔<sup>4</sup> 2019 میں حکومت پاکستان کے حکم کے تحت آسیہ بی بی کو ملک چھوڑنے سے روکا گیا۔ بالآخر، 8 مئی 2019 کو وہ اپنے خاندان سے جا کر کینیڈا میں جا ملیں۔<sup>5</sup> فیصلے کی بنیاد یہ تھی گواہوں کے بیانات میں تضاد تھا۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش میں قانونی خامیاں تھیں۔ عدالت نے قرار دیا کہ "شبہ کی بنیاد پر سزا نہیں دی جاسکتی سانحہ گوجرہ، 2009 سپاہ صحابہ کا عیسائی برادری پر حملہ جولائی 2009 میں، پنجاب کے شہر گوجرہ میں کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ کے ارکان نے عیسائی برادری کے گھروں پر حملہ کر کے آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں آٹھ پاکستانی مسیحی جاں بحق ہو گئے۔ یہ حملہ اُس افواہ کے بعد ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ قریبی گاؤں کوریان میں ایک شادی کے دوران مسیحیوں نے مبینہ طور پر قرآن کے اوراق پھاڑ دیے تھے۔<sup>6</sup> عوامی سطح پر حکومت کی ناکامی پر سخت تنقید ہوئی۔ اس واقعے کے بعد کچھ افراد کو گرفتار کیا گیا، لیکن کسی بڑے ملزم یا حملہ آور کو سزا نہیں دی گئی۔<sup>7</sup>

<sup>3</sup>Reza Sayah and Nasir Habib, "Christian Woman Sentenced to Death for Blasphemy in Pakistan," CNN, November 11, 2010.

<sup>4</sup> "Asia Bibi: Pakistan Acquits Christian Woman on Death Row," BBC News, October 31, 2018.

<sup>5</sup> Michael Safi and Shah Meer Baloch, "Asia Bibi Arrives in Canada after Leaving Pakistan," The Guardian, May 8, 2019.

<sup>6</sup> Aleem Maqbool, "Sectarian Violence Hits Pakistani Town," BBC News, August 12, 2009

<sup>7</sup> Zardari Condemns Gojra Riots, 800 Booked," TwoCircles.net, August 2, 2009"

## 2010: فیصل آباد میں یادری راشد ایمینوئل اور ساجد ایمینوئل کا قتل

ایک ملازم کو ایسا پمفلٹ دیا گیا جس میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بارے میں مدینہ طور پر توہین آمیز کلمات درج تھے۔ پولیس کے مطابق، اس پمفلٹ پر دو مسیحی بھائیوں، یادری راشد ایمینوئل اور ان کے بھائی ساجد ایمینوئل کے دستخط اور پتے درج تھے۔ دونوں بھائیوں نے توہین رسالت کے الزام کو سختی سے رد کیا تھا۔<sup>8</sup> 19 جولائی 2010 کو، جب دونوں بھائی عدالت سے واپس جیل لائے جا رہے تھے، یاںچ نقاب پوش حملہ آوروں نے پولیس اسکوڈ کو دھکا دے کر حملہ کیا۔ وہ موقع پر موت کی نذر ہوئے۔ مسلمان اور مسیحی عوام کے درمیان سخت جھڑپیں ہوئیں۔ سیکشن 144 نافذ کر دی گئی، اور پولیس نے قابو پانے کے لیے بکتر بند گاڑیاں استعمال کیں۔<sup>9</sup> تاہم، جب پولیس ان دونوں کو ضلع کچھری سے واپس لے جا رہی تھی، تو انہیں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔

## 2011: مسلمان تاثیر۔ توہین مذہب قوانین پر تنقید اور ان کا قتل

مسلمان تاثیر ایک ممتاز پاکستانی سیاستدان، نے آسیہ بی بی کے مقدمے میں نہ صرف اس کا دفاع کیا بلکہ جیل میں جا کر اس سے ملاقات بھی کی۔ 4 جنوری 2011 کو ہسار مارکیٹ، اسلام آباد کو، پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو اسلام آباد میں ان کے اپنے محافظ ممتاز قادری نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ ممتاز قادری نے گرفتاری کے بعد قتل کا اعتراف کیا اور کہا کہ یہ اقدام رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لیے کیا۔ مسلمان تاثیر نے پاکستان کے توہین مذہب کے قوانین کی مخالفت کی تھی اور آسیہ بی بی کی حمایت کی تھی، جو ان دنوں توہین رسالت کے الزام میں سزائے موت کی منتظر تھیں۔<sup>10</sup> 29 فروری 2016 میں ممتاز قادری کو اڈیالہ جیل، راولپنڈی میں انہیں پھانسی دی گئی۔ اس واقعہ پر ملک بھر میں سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے، اور قادری کا جنازہ ہزاروں افراد کی شرکت میں ہوا۔<sup>11</sup>

## 2011: شہباز بھٹی قتل۔ مذہبی اقلیتوں کے حقوق اور توہین مذہب قوانین کی اصلاح کی کوشش

2 مارچ 2011 شہباز بھٹی پاکستان کے وہ واحد کیتھولک مسیحی سیاستدان نے چند ہفتے قبل توہین مذہب کے قوانین میں اصلاحات کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھنے اور موت کی دھمکیوں کو نظر انداز کرنے کا اعلان کیا تھا۔<sup>12</sup> شہباز بھٹی نے توہین مذہب قوانین کے غلط استعمال کے خلاف آواز بلند کی اور اصلاحات کی حمایت کی تھی۔ اس بنیاد پر شدت پسند تنظیموں نے انہیں "ملعون" قرار دے کر قتل کیا۔ انہیں قتل سے قبل بارہا دھمکیاں ملیں لیکن انہوں نے کہا:

"میں جانتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا، لیکن میں سچ بولنے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔"<sup>13</sup>

## 2012: رمشاء مسیح کیس

رمشاء مسیح، ایک کم عمر اور ذہنی طور پر کمزور مسیحی لڑکی پر قرآن کے اوراق جلانے کا الزام لگایا گیا۔<sup>14</sup> عدالتی کارروائی اور اہم پیش رفت: اگست 2012 میں رمشاء مسیح کو گرفتار کر کے جیل بھیجا گیا۔ کچھ عرصے بعد، رمشاء مسیح اور اس کا خاندان پاکستان چھوڑ کر کینیڈا منتقل ہو گیا۔<sup>15</sup> ستمبر 2012 میں، اسلام آباد کی ایک عدالت نے رمشاء مسیح کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ نومبر 2012 میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے رمشاء مسیح کو باضابطہ طور پر

<sup>8</sup>.Pakistan City Tense after 'Blaspheming' Christians Shot," BBC News, July 20, 2010"

<sup>9</sup>.Voice of the Martyrs, "Biographies of the Persecuted: Rashid and Sajid Emmanuel," July 19, 2010

<sup>10</sup>.Punjab Governor Salman Taseer Assassinated in Islamabad," BBC News, January 4, 2011"

<sup>11</sup>.Qadri Sentenced to Death for Killing Taseer," The Express Tribune, October 1, 2011"

<sup>12</sup>.Pakistan Minorities Minister Shahbaz Bhatti Shot Dead," BBC News, March 2, 2011"

<sup>13</sup>.Pakistan Minorities Minister Shahbaz Bhatti Shot Dead," BBC News, March 2, 2011"

<sup>14</sup>Declan Walsh, "Pakistan Minorities Minister Shahbaz Bhatti Assassinated," The Guardian, March 2011, 2.

<sup>15</sup>.Pakistani Girl Accused of Qur'an Burning Could Face Death Penalty," The Guardian, August 22, 2012"

توہین مذہب کے مقدمے سے بری کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ تفتیشی شواہد کے مطابق رمشاء پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔ بعد ازاں رمشاء اور اس کا خاندان کینیڈا منتقل ہو گئے، جہاں انہیں سیاسی پناہ دی گئی۔<sup>16</sup>

2013 شہقت ایمانویئل اور شکفتہ کوثر۔ توہین مذہب مقدمہ

یہ کیس ایک ایسے مسیحی جوڑے کا ہے، جو نہ صرف ان پڑھ تھا بلکہ بظاہر ایک ذاتی دشمنی کا نشانہ بن کر اپنی جانوں سے کھیل گیا۔ 18 جون 2013 کو جرہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، پنجاب شہقت ایمانویئل (شوہر) اور شکفتہ کوثر (بیوی) پر مقدمہ درج ہوا۔ یہ مقدمہ ذاتی دشمنی کی بنیاد پر بنایا گیا۔<sup>17</sup> 4 اپریل 2014 دونوں کو مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے موت سنائی گئی۔ مقدمے کے دوران جوڑے کے وکلا اور خاندان کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔<sup>18</sup> 3 جون 2021 کو لاہور ہائی کورٹ نے ناکافی شواہد کی بنیاد پر ان کی سزائیں کا عدم قرار دے دیں، اور وہ بری ہو گئے۔<sup>19</sup>

سلمیٰ تنویر کیس 2013

سلمیٰ تنویر لاہور کے نشتر کالونی میں ایک نجی اسکول کی پرنسپل ہیں الزام تھا کہ سلمیٰ تنویر نے ایک پمفلٹ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے کی تردید کی اور خود کو نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہیں ابتدائی طور پر 3 ستمبر 2013 کو گرفتار کیا گیا تھا۔<sup>20</sup> ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے خود کو نبی قرار دیا اور اپنی تحریروں کی فوٹو کاپیاں تقسیم کیں۔ انہیں ابتدائی طور پر 3 ستمبر 2013 کو گرفتار کیا گیا تھا۔<sup>21</sup> ستمبر 2021 میں لاہور کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے سلمیٰ تنویر کو پاکستان بینیل کوڈ کی دفعہ 295-C کے تحت توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت اور پانچ ہزار روپے جرمانہ عائد کیا۔

2014 محمد اصغر برطانوی شہری

محمد اصغر ایک 70 سالہ برطانوی شہری تھے جن کا تعلق ایڈنبرا (Edinburgh)، اسکاٹ لینڈ سے تھا۔ وہ کئی سالوں سے پاکستان میں مقیم تھے۔ 2014 میں، جنوری کے مہینے میں راولپنڈی کی ایک عدالت نے توہین مذہب کے الزام میں مجرم قرار دیتے ہوئے موت کی سزا سنائی۔ اصغر کو ابتدائی طور پر 2010 میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب انہوں نے خطوط بھیجے جن میں انہوں نے خود کو نبی قرار دیا تھا، اور گرفتاری و مقدمے سے قبل وہ کئی سالوں سے پاکستان میں مقیم تھے۔<sup>22</sup> انہیں 2010 میں گرفتار کیا گیا تھا ستمبر 2014 میں، ایک جیل کے محافظ نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر اصغر کو پیچھے سے گولی ماری۔ 2010 میں ان پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا، جس کے بعد ان کا کیس قومی اور بین الاقوامی سطح پر توجہ کا مرکز بن گیا۔<sup>23</sup>

<sup>16</sup> "Pakistan: Islamabad High Court Acquits Rimsha Masih in Blasphemy Case," BBC Urdu, " November 20, 2012.

<sup>17</sup> "Pakistani Couple Cleared of Blasphemy Charges Escapes Death Sentence," Alliance Defending " Freedom, accessed August 23, 2024.

<sup>18</sup> Faizan Fiaz, "Christians in Pakistan Sentenced to Death over a Text," The Telegraph, April 7, 2014

<sup>19</sup> "Pakistan Overturns Christian Couple's Blasphemy Death Sentences," BBC News, June 3, 2021"

<sup>20</sup> Wajih Ahmad Sheikh, "Woman Gets Death, Fine for Blasphemy in Lahore," Dawn, September 28, 2009.

<sup>21</sup> Rana Yasif, "Lahore Woman Sentenced to Death for Claiming to Be Prophet," The Express Tribune, September 27, 2021.

<sup>22</sup> "Pakistan: I Spent Eight Years on Death Row after Being Falsely Accused of Blasphemy," Aid to the Church in Need, May 6, 2022.

<sup>23</sup> "Blasphemy Case: Briton in Pakistan Sentenced to Death," BBC News, January 24, 2014.

#### 2014 شہزاد مسیح اور شمع مسیح کا سانحہ۔ کوٹ رادھا کشن کا اندوہناک واقعہ

4 نومبر کو ایک مسیحی جوڑے، شہزاد مسیح اور ان کی حاملہ بیوی شمع مسیح، کو قرآن پاک جلانے کے الزام میں کوٹ رادھا کشن میں ہجوم نے تشدد کا نشانہ بنایا اور اینٹوں کے بھٹے میں جلا کر قتل کر دیا۔ حملے کے دن تقریباً 500 افراد پر مشتمل ہجوم نے اس بھٹے پر دھاوا بول دیا جہاں وہ دونوں کام کرتے تھے، انہیں کمرے سے نکال کر مار ڈالا۔<sup>24</sup>

ہجوم نے نہ صرف تشدد کیا، بلکہ ان کی لاشیں بھی اسی بھٹے میں پھینک دیں۔ ایک انسداد دہشت گردی عدالت نے نومبر 2016 میں پانچ افراد کو سزائے موت سنائی، اور مزید آٹھ کو مختلف قید و جرمانے کی سزا دی گئی۔ اکثر حملہ آور ثبوتوں کی عدم موجودگی یا گواہوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے بری ہو گئے۔<sup>25</sup>

#### 2014 حیدر طفیل نقوی۔ گجرات جیل میں پولیس اہلکار کے ہاتھوں قتل

حیدر طفیل نقوی ایک شیعہ مسلمان تھے جنہیں مبینہ طور پر توہین آمیز ریمارکس دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر توہین مذہب سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، اور انہیں ضلع گجرات، پنجاب کی جیل میں قید کیا گیا۔ نقوی، جو مبینہ طور پر ذہنی طور پر غیر مستحکم تھے، کو ایک روز قبل اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب کچھ افراد نے ان پر مبینہ توہین آمیز ریمارکس دینے پر حملہ کیا تھا۔ 5 نومبر 2014 کو، گجرات کی ضلعی جیل میں ایک پولیس سب۔ انسپکٹر فراز نوید نے حیدر طفیل کے سیل میں جا کر کلہاڑی سے ان کی گردن اور سر پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی فوت ہو گئے۔<sup>26</sup> اس حملے کے بعد پولیس سب۔ انسپکٹر کے خلاف قتل کا مقدمہ درج ہوا۔ علی الصبح سب انسپکٹر فراز نوید ان کی کوٹھڑی میں داخل ہوا اور کلہاڑی کے وار سے انہیں قتل کر دیا۔<sup>27</sup>

#### 2016 تیمور رضا۔ سوشل میڈیا پر مبینہ توہین رسالت پر سزائے موت

تیمور رضا، ایک 30 سالہ شیعہ مسلمان، پنجاب کے ضلع بہاولپور سے تعلق رکھتے تھے۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے فیس بک پر توہین آمیز مواد شائع کیا، جس میں حضرت محمد ﷺ، اہل بیت، صحابہ کرام اور دیگر مذہبی شخصیات کے بارے میں گستاخانہ زبان استعمال کی گئی۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے 10 جون 2017 کو انہیں سزائے موت سنائی۔ یہ کیس پاکستان میں سوشل میڈیا پر توہین مذہب کے الزام میں سزائے موت کا پہلا معروف واقعہ ہے۔<sup>28</sup> تیمور رضا کے وکیل نے مؤقف اپنایا کہ ان کے مؤکل کو فرقہ وارانہ بنیاد پر نشانہ بنایا گیا ہے۔<sup>29</sup>

#### 2016 ملک شاہ رخ۔ فیس بک مہم اور توہین قرآن کا الزام

ملک شاہ رخ ایک بی ایچ ڈی محقق تھے جو ماضی میں اسلام آباد میں قائم ایک سفارتی خبروں کے ادارے سے وابستہ رہ چکے تھے۔ ملک شاہ رخ پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے مبینہ طور پر قرآن مجید کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔ سرگودھا کے ایک مقامی امام کی ایک ویڈیو، جس میں وہ مجمعے کے

<sup>24</sup>Gerry Braiden, "Family of Scot on Pakistan Death Row Claim He Would Be Free If He Was White," The Herald, March 6, 2016 .

<sup>25</sup>Pakistan Sentences Five to Death over Christian Couple's Killing," Radio Free Europe/Radio Liberty, November 23, 2016 .

<sup>26</sup>Amnesty International, As Good as Dead: The Impact of the Blasphemy Laws in Pakistan (London: Amnesty International, 2016), 28-29 .

<sup>27</sup>Mubasher Bukhari, "Pakistani Police Officer Axes Man to Death over Blasphemy," Reuters, November 19, 2014 .

<sup>28</sup>Amnesty International, As Good as Dead: The Impact of the Blasphemy Laws in Pakistan (London: Amnesty International, 2016), 28-29 .

<sup>29</sup> United States Commission on International Religious Freedom, "Taimoor Raza," Religious Prisoners of Conscience Project, 2016

خطبے کے دوران لوگوں کو ملک کو قتل کرنے پر اکسارہے تھے، وائرل ہو گئی۔ شاروخ نے ان الزامات کی واضح تردید کی اور کہا کہ ان کی بات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ذرائع کا کہنا ہے کہ ملک پر الزام اس وجہ سے لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے تحریک لبیک اور اس کے سربراہ پر تنقید کی تھی۔<sup>30</sup>

### 2017: ایاز نظامی۔ سوشل میڈیا پر توہین مذہب کا الزام

ایاز نظامی ایک بلاگر، مترجم، اور سوشل میڈیا ایکٹیویسٹ تھے، جنہوں نے کے نام سے ایک realisticapproach.org کے نام سے ایک ویب سائٹ قائم کی۔ اس پلیٹ فارم پر ملحدانہ (atheist) نظریات، سائنسی سوچ اور مذہبی عقائد پر تنقید پر مبنی مواد شائع کیا جاتا تھا۔ 2017 میں، مارچ کے مہینے میں، پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف نے سوشل میڈیا پر شائع ہونے والے توہین آمیز مواد کے خلاف کریک ڈاؤن کی حمایت کی اور توہین مذہب کو "ناقابل معافی جرم" قرار دیا۔ اس پالیسی بیان کے فوراً بعد، پاکستان میں سوشل میڈیا سرگرمیوں کی نگرانی میں تیزی آئی، اور کئی افراد کو نشانہ بنایا گیا، جن میں سے ایک نمایاں نام ایاز نظامی کا تھا۔<sup>31</sup> مارچ 2017 میں، وفاقی تحقیقاتی ادارے (FIA) نے ایاز نظامی کو کراچی سے گرفتار کیا۔ ایاز نظامی پر مقدمہ سیکورٹی اور حساسیت کے پیش نظر بند عدالت میں چلایا گیا۔ ان کی موجودہ قانونی اور جسمانی حالت کے بارے میں مصدقہ عوامی معلومات دستیاب نہیں، لیکن ان کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا سرگرمیاں بند کر دی گئیں۔<sup>32</sup>

### 2017 مشال خان کیس

مشال خان عبد الولی خان یونیورسٹی مردان میں شعبہ ابلاغیات کا طالب علم تھا۔ وہ تنقیدی سوچ، سیکولر نظریات اور سماجی نا انصافیوں پر کھلے عام بات کرتا تھا، جس کی وجہ سے وہ کئی حلقوں میں ناپسندیدہ بن گیا۔ 2017 میں، اپریل کے مہینے میں، مشال خان، جو مردان کی عبد الولی خان یونیورسٹی کے ایک پاکستانی طالب علم تھے، کو آن لائن توہین آمیز مواد پوسٹ کرنے کے الزام کے بعد مشتعل ہجوم نے قتل کر دیا۔<sup>33</sup> انسداد دہشتگردی کی عدالت (ATC) نے فروری 2018 میں فیصلہ سنایا۔ 1 مجرم کو سزائے موت، 5 کو عمر قید، 25 دیگر افراد کو مختلف سزائیں، کچھ افراد کو شک کی بنیاد پر بری کر دیا گیا، جس پر مشال کے خاندان نے تحفظات کا اظہار کیا۔

### 2017 فیصل محمود کیس

فیصل محمود، ایک عام پاکستانی شہری تھا، پر الزام تھا کہ اُس نے توہین آمیز کلمات کہے جو کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ الزامات زبانی گفتگو یا تحریری مواد کی بنیاد پر لگائے گئے (مکمل تفصیلات عدالتی ریکارڈ میں محفوظ ہیں)۔ مقامی افراد یا شکایت کنندہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ان الفاظ سے ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔ مقدمہ پاکستان پیپلز کوڈ کی دفعہ 295-C کے تحت درج کیا گیا۔ اور انہیں سزائے موت سنائے جانے کا امکان ہے۔<sup>34</sup>

<sup>30</sup> "Pakistan: Man Sentenced to Death for Blasphemous Facebook Post," accessed September 13, 2024.

<sup>31</sup> "Another Pakistani Faces Life Threats after Being Framed for Blasphemy," The Express Tribune, accessed September 13, 2024.

<sup>32</sup> Jibran Ahmed, "Pakistani Student Accused of Blasphemy Beaten to Death on Campus," Reuters, April 13, 2017.

<sup>33</sup> Will Worley, "Pakistani Christians Accused of Lynching 'Offered Acquittal' If They Convert to Islam," The Independent, March 31, 2017.

<sup>34</sup> "Pakistan Journalism Student Latest Victim of Blasphemy Vigilantes," Deutsche Welle, accessed April 15, 2024.

### 2017: 58 سالہ شخص 9 سال قید کے بعد رہائی

یہ کیس ایک 58 سالہ پاکستانی شہری سے متعلق ہے، جس پر توہین مذہب کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ اس شخص کو ضلعی عدالت اور بعد ازاں لاہور ہائیکورٹ کی جانب سے عمر قید کی سزائی گئی۔ اس شخص پر الزام تھا کہ اس نے اسلام یا مقدس ہستیوں کے خلاف توہین آمیز کلمات کہے۔ الزامات کے تحت اس کے خلاف توہین مذہب کے قوانین خصوصاً A-295 یا B/C-295 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ 9 سال قید کے بعد، ممکنہ طور پر عدالت کو شواہد میں خامیاں نظر آئیں، یا نئے ثبوت / دلائل سامنے آئے، یا الزامات کی صداقت پر سوال اٹھے۔ ان عوامل کی بنیاد پر عدالت نے ملزم کو باعزت بری کر دیا۔ بہاولنگر کی ضلعی عدالت اور لاہور ہائی کورٹ نے اس شخص کو عمر قید کی سزائی تھی۔

### 2013 جنید حفیظ- توہین مذہب اور انصاف کی تاخیر

جنید حفیظ ایک تعلیم یافتہ اسکالر اور لیکچرار تھے، جو بہاول الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں انگریزی ادب پڑھاتے تھے۔ جنید حفیظ پرفیسر کے طور پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا۔ ملتان کے ایک شدت پسند مذہبی گروہ نے ان پر مقدمہ درج کرایا۔ پولیس نے جنید کو گرفتار کر لیا اور ان پر توہین رسالت کی دفعات (خصوصاً C-295) کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا۔ جنید حفیظ کا پہلا وکیل رشید رحمان تھا، جو ایک ممتاز انسانی حقوق کے وکیل تھے۔ انہوں نے مقدمہ لینے کے بعد جان سے مارنے کی دھمکیاں ملنے کے باوجود کیس جاری رکھا۔ 7 مئی 2014 کو انہیں ان کے دفتر میں گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا۔ 6 سالہ مقدمے کے دوران جنید کو مسلسل تنہائی میں قید رکھا گیا۔ دسمبر 2019 میں ملتان کی ایک عدالت نے انہیں موت کی سزائی۔ عدالتی فیصلے کو انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔<sup>35</sup>

### 2020 ساجد سومرو- اسسٹنٹ پروفیسر، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی کیس

ساجد سومرو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی میں اردو کے اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہیں توہین مذہب کے الزام میں جون 2020 میں سندھ کے ضلع خیرپور سے گرفتار کیا گیا۔ 2020 میں، 10 جون کو، ساجد سومرو، جو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر تھے، کو مختلف مذہبی عقائد اور پاکستان پر تنقید لکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔<sup>36</sup>

ساجد سومرو پر الزام تھا کہ انہوں نے مختلف مذہبی عقائد پر تنقیدی خیالات کا اظہار کیا، اور کچھ سوشل میڈیا پوسٹس اور تقاریر میں مذہبی معاملات پر اختلافی رائے پیش کی۔ ان کے خیالات کو بعض حلقوں نے توہین مذہب تصور کیا، جس کے نتیجے میں ان کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ ان پر پاکستان پیپلز کوڈ کی دفعہ A-295 اور دیگر مذہبی منافرت سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا۔ جامعہ سندھ کی پروفیسر عرفانہ ملاح کو، ساجد سومرو کی حمایت کرنے اور توہین مذہب کے قانون پر تنقید کرنے پر، جمعیت علماء اسلام (ایک سنی سیاسی جماعت) کے ارکان کی طرف سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔<sup>37</sup>

ابتدائی طور پر انہیں جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ وکلاء نے یہ موقف اختیار کیا کہ ساجد سومرو نے کوئی نفرت انگیز یا توہین آمیز کلمات ادا نہیں کیے بلکہ علمی و فکری اظہار کیا تھا۔ ان کی ضمانت کے لیے بھی اپیل کی گئی۔

### 2020: خواجہ آصف کیس

<sup>35</sup> "Junaid Hafeez: Academic Sentenced to Death for Blasphemy in Pakistan," BBC News, December 21, 2019.

<sup>36</sup> Annabel Symington, "Increasing Violence in Pakistan Surrounding Blasphemy Cases Deters Opposition," Wall Street Journal, May 9, 2014

<sup>37</sup> Christians of Shanti Nagar Remember the Massacre of 1997," PIME AsiaNews, February 8, 2010"

2020 میں، جولائی کے مہینے میں، پاکستان تحریک انصاف کے ایک مقامی رہنما، قمر ریاض، نے سابق وزیر خارجہ خواجہ آصف کے خلاف توہین مذہب کا مقدمہ درج کرانے کی کوشش کی۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے قومی اسمبلی میں تقریر کے دوران کہا تھا کہ "اسلام اور تمام مذاہب برابر ہیں۔"<sup>38</sup>

قمر ریاض کے بقول یہ الفاظ توہین مذہب کے زمرے میں آتے ہیں۔ قمر ریاض نے پولیس کو درخواست دی کہ خواجہ آصف کے خلاف توہین رسالت یا مذہب کی دفعات (A-295 یا C-295) کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ درخواست میں کہا گیا کہ خواجہ آصف نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ پولیس نے ابتدائی طور پر درخواست کا جائزہ لیا لیکن مقدمہ درج کرنے کے بارے میں محتاط رویہ اپنایا۔ خواجہ آصف یا ان کی جماعت کی طرف سے فوری طور پر اس الزام کو سیاسی انتقام قرار دے کر مسترد کر دیا گیا۔ عدالت یا پولیس کی جانب سے باقاعدہ FIR یا گرفتاری کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔<sup>39</sup>

### طاہر نسیم۔ توہین مذہب کا الزام اور عدالتی قتل

طاہر احمد نسیم، ایک پاکستانی نژاد امریکی شہری تھے جو امریکی ریاست الینوائے (Illinois) سے تعلق رکھتے تھے۔ ان پر نبوت کا دعویٰ کرنے اور خود کو مسیح قرار دینے کا الزام تھا۔ 2020 میں، 29 جولائی کو، طاہر نسیم، جو امریکی ریاست الینوائے کے شہری تھے، کو پشاور کی ایک عدالت میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے خود کو مسیح اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔<sup>40</sup>

22 جولائی 2020 کو عدالت میں پیشی کے دوران، ایک نوجوان حملہ آور (زائد نامی شخص) نے طاہر نسیم پر فائرنگ کی اور موقع پر ہی انہیں ہلاک کر دیا۔ 2018 میں فیس بک صارفین نے انہیں مذہبی مباحثے کے لیے پاکستان بلایا، لیکن پاکستان پہنچتے ہی انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اس حملے کی فوری مذمت کی اور پاکستان پر زور دیا کہ وہ اپنے توہین مذہب کے قوانین اور عدالتی نظام میں اصلاحات کرے۔<sup>41</sup>

### 2020 آصف پرویز

آصف پرویز، لاہور کے رہائشی اور مسیحی اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے ایک مزدور تھے۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنے سابقہ سپر وائزر کو توہین آمیز پیغام بھیجا۔ اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسا گیا۔ اس کے دستخط زبردستی موبائل سم کے لیے استعمال کیے گئے۔ اس پر مذہب تبدیل کرنے کا دباؤ تھا، اور انکار پر مقدمہ قائم کیا گیا۔ آصف پرویز کو سات سال جیل میں بغیر سزا کے مقدمے کے تحت رکھا گیا۔ 8 ستمبر 2020 کو لاہور کی سیشن عدالت نے انہیں توہین رسالت تعزیرات پاکستان C-295 کے تحت سزائے موت سنائی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ سزا کے بعد انہیں عمر قید بھگتنا ہوگی۔

### مبحث سوم: قانون کے غلط استعمال کی وجوہات اور طریقہ کار

گزشتہ چند ہائیوں میں یہ قانون ایک پیچیدہ سماجی بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس کے اطلاق میں یائی جانے والی کمزوریاں، ریاستی اداروں کی ناقص کارکردگی، اور سماجی سطح پر مذہبی جذبات کی شدت نے اسے ایک ایسا مسئلہ بنا دیا ہے جس نے انصاف کے نظام، انسانی حقوق، اور سماجی ہم آہنگی کو متعدد چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے۔ متعدد رپورٹس اور عدالتی فیصلوں سے یہ امر سامنے آیا ہے کہ توہین رسالت کے مقدمات میں کئی مرتبہ الزام کی بنیاد مضبوط شہادت کے بجائے افواہوں، ذاتی دشمنی، جائیداد کے تنازعات، کاروباری رقابت، مذہبی تعصب، اور فرقہ وارانہ محرکات پر رکھی جاتی ہے۔ اس تناظر میں یہ قانون اپنی اصل روح سے ہٹ کر بعض اوقات ظلم، انتقام اور سماجی دباؤ کا آلہ بن جاتا ہے۔

<sup>38</sup> "Pakistani Politician Accused of Blasphemy for Backing Religious Equality," UCA News, accessed July 16, 2024.

<sup>39</sup> "Pakistani Politician Accused of Blasphemy for Backing Religious Equality," UCA News, accessed " July 16, 2024.

<sup>40</sup> "Writer in Pakistan Given Life for Blasphemy," National Secular Society, July 27, 2007" .

<sup>41</sup> "Karachi: Writer of Sacrilegious Book Gets Life Term," Dawn, August 12, 2005" .

پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کا سب سے سنگین پہلو یہ ہے کہ اس نوعیت کے الزامات لگتے ہی ملزم کی جان، عزت، خاندان اور سماجی حیثیت شدید خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بہت سے معاملات میں عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی ہجوم کے تشدد (mob violence)، ماورائے عدالت قتل، یا مذہبی اشتعال انگیزی کے ذریعے سزا دینے کا رجحان دیکھنے میں آیا ہے، جو نہ صرف اسلامی تعلیمات کے اصولِ عدل کے خلاف ہے بلکہ آئینی و قانونی نظام کی بنیادوں کو بھی کمزور کرتا ہے۔ مزید یہ کہ ایسے مقدمات میں پولیس تفتیش کی کمزوری، گواہوں کے بیانات میں تضادات، پراسیکیوشن کے ناقص اختیارات اور عدالتوں پر سماجی و مذہبی دباؤ انصاف کے تقاضوں کو شدید متاثر کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ، توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں، کمزور طبقات اور سماجی طور پر غیر محفوظ افراد کے لیے خوف اور عدم تحفظ کی فضا پیدا کی ہے۔ کئی کیسز میں یہ تاثر بھی سامنے آیا کہ بعض افراد یا گروہ اس قانون کو مذہبی تقدس کے بجائے طاقت کے اظہار، سیاسی اثر و رسوخ بڑھانے اور سماجی کنٹرول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ صورت حال پاکستان کے آئینی وعدوں، انسانی حقوق کے عالمی اصولوں، اور اسلامی تعلیمات میں موجود عدل و انصاف کے بنیادی تصورات کے درمیان ایک واضح تضاد پیدا کرتی ہے۔ قانون کا غلط استعمال زیادہ تر ذاتی دشمنی اور مذہبی تعصب سے جڑا ہے۔ پولیس اور تفتیشی نظام کی کمزوری بنیادی مسئلہ ہے، عدالتیں اکثر شک کا فائدہ دیتی ہیں مگر سماجی دباؤ شدید ہوتا ہے۔ اسلامی فقہ میں سزا کے لیے سخت معیار موجود ہے۔ غلط الزام لگانے والوں کے خلاف کارروائی کمزور ہے۔

### اسلامی اور قانونی تناظر میں ایک تنقیدی مطالعہ

اسلام میں شہادت کے سخت معیارات مقرر ہیں۔ قرآن و سنت میں انصاف، تحقیق، احتیاط، اور تہمت سے اجتناب کو بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ سوال نہایت اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کا موجودہ اطلاق اسلامی عدل کے تقاضوں کے مطابق کس حد تک ہے۔ قانونی تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دفعات کے نفاذ کے بعد توہین رسالت سے متعلق مقدمات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اگرچہ اس قانون کا مقصد مذہبی تقدس کا تحفظ تھا، مگر عملی طور پر اس کے اطلاق میں کئی مسائل پیدا ہوئے، جن میں جھوٹے الزامات، ناقص تفتیش، سماجی دباؤ اور سیاسی و مذہبی اثر و رسوخ شامل ہیں۔ متعدد کیسز میں یہ بات سامنے آئی کہ الزام لگانے والے افراد نے قانون کو مذہبی جذبے کے بجائے ذاتی دشمنی، جائیداد کے تنازعات، کاروباری رقابت، اور سماجی انتقام کے لیے استعمال کیا۔ اس کے علاوہ مذہبی اقلیتیں، کمزور طبقے اور سماجی طور پر غیر محفوظ افراد اس قانون کے غلط استعمال کا زیادہ شکار نظر آئے، جس سے معاشرتی عدم برداشت اور خوف کی فضا میں اضافہ ہوا۔

*The blasphemy charges in all the cases known to Amnesty International and described in the appendix appear to be without basis: none of the men charged with blasphemy appear to have been committed the offence<sup>42</sup>.*

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علم میں آنے والے تمام مقدمات، اور ضمیمہ (Appendix) میں بیان کردہ کیسز میں، توہین

مذہب کے الزامات بے بنیاد معلوم ہوتے ہیں؛ کیونکہ توہین مذہب کے الزام میں گرفتار کیے گئے ان افراد میں سے کوئی

بھی شخص بظاہر اس جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔

### اعلیٰ عدلیہ کے فیصلے اور عوامی رد عمل

پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ یہ بھی رہا ہے کہ اس نوعیت کے مقدمات میں صرف قانونی کارروائی ہی نہیں بلکہ عوامی رد عمل بھی شدید ہوتا ہے۔ متعدد مواقع پر الزام کے فوری بعد ہجوم کے تشدد، املاک جلانے، عبادت گاہوں پر حملے، اور ماورائے عدالت قتل جیسے واقعات سامنے آئے۔ ایسے واقعات نے نہ صرف ریاست کی رٹ کو چیلنج کیا بلکہ عدالتی نظام کے لیے بھی شدید خطرات پیدا

<sup>42</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 11, AI Index ASA 33/08/94

کیے۔ بعض کیسز میں عدالتوں، ججز اور وکلاء کو دھمکیوں اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں منصفانہ ٹرائل کے امکانات متاثر ہوئے۔ اس پس منظر میں توہین رسالت کا قانون صرف ایک فوجداری قانون نہیں رہا بلکہ یہ پاکستان میں مذہبی سیاست، سماجی طاقت کے توازن، اور ریاستی کمزوریوں کا مظہر بن کر سامنے آیا۔ اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں میں بھی بارہا اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے کہ توہین رسالت کے مقدمات میں شہادت کے معیار کو غیر معمولی طور پر سخت ہونا چاہیے، کیونکہ ایسے الزامات کی حساسیت بہت زیادہ ہے اور ایک بے گناہ شخص کی زندگی اور عزت کا نقصان ناقابل تلافی ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے متعدد فیصلوں میں یہ اصول بیان کیا گیا کہ اگر شہادت میں تضادات ہوں یا واقعہ میں شک پیدا ہو تو ملزم کو فائدہ پہنچانا لازم ہے۔ تاہم اس کے باوجود، معاشرتی سطح پر یہ مقدمات ایک جذباتی اور اشتعال انگیز ماحول میں چلتے ہیں، جس سے انصاف کے تقاضے اکثر دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

### اخلاقی و سماجی تناظر میں تنقید

اخلاقی طور پر دیکھا جائے تو اسلامی تعلیمات میں کسی شخص پر الزام لگانے کے لیے تحقیق، احتیاط اور معتبر شہادت کو بنیادی شرط قرار دیا گیا ہے۔

*In a number of cases, personal grudges against Christian neighbours seem to have led people to settle their disputes by bringing blasphemy charges. Anwar Masih, a Christian in Samundri in Faisalabad district, had a quarrel with the local Muslim shopkeeper over a small debt and was subsequently charged with blasphemy. Salamat Masih, a 13 year-old Christian boy in Gujranwala, Punjab province, was reported to have said that he had had a fight with the eight year-old son of a Muslim neighbour. "It all started with some pigeons. The boys caught my pigeons and they didn't want to give them back to me The little boy with whom I had a fight said he saw me write [blasphemous words] on the mosque" (Los Angeles Times, 23 March 1994). Salamat Masih, who has never learned to read or write, and two adult Christians were charged with blasphemy in May 1993.<sup>43</sup>*

کئی مقدمات میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی پڑوسیوں کے خلاف ذاتی رنجشیں لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے تنازعات کو توہین مذہب کے مقدمات درج کروا کر حل کریں۔ مثال کے طور پر، فیصل آباد ضلع کے سمندری میں رہنے والے ایک مسیحی انور مسیح کا ایک مقامی مسلمان دکاندار سے معمولی قرض کے معاملے پر جھگڑا ہوا، جس کے بعد اس پر توہین مذہب کا مقدمہ درج کر دیا گیا۔ اسی طرح، گوجرانوالہ (پنجاب) میں رہنے والے 13 سالہ مسیحی لڑکے سلامت مسیح کے بارے میں رپورٹ کیا گیا کہ اس نے بتایا کہ اس کی اپنے ایک مسلمان پڑوسی کے 8 سالہ بیٹے کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی۔ سلامت مسیح کے مطابق: "یہ سب کچھ کبوتروں کی وجہ سے شروع ہوا۔ لڑکوں نے میرے کبوتر پکڑ لیے تھے اور وہ انہیں مجھے واپس نہیں کر رہے تھے۔ جس چھوٹے لڑکے کے ساتھ میری لڑائی ہوئی، اس نے کہا کہ اس نے مجھے مسجد پر [توہین آمیز الفاظ] لکھتے ہوئے دیکھا" (لاس اینجلس ٹائمز، 23 مارچ 1994)۔ حالانکہ سلامت مسیح نے کبھی پڑھنا یا لکھنا نہیں سیکھا تھا، پھر بھی مئی 1993ء میں اس کے ساتھ دو بالغ مسیحیوں پر بھی توہین مذہب کا مقدمہ درج کر دیا گیا۔

قرآن مجید میں جھوٹے الزام، بہتان اور تہمت کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے، اور انصاف کے قیام کو ایمان کا بنیادی تقاضا بتایا گیا ہے۔ اس تناظر میں توہین رسالت کے قانون کا غلط استعمال نہ صرف ایک قانونی خرابی ہے بلکہ ایک اخلاقی اور دینی بحران بھی ہے، کیونکہ جھوٹے الزامات نہ صرف

<sup>43</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 11, AI Index ASA 33/08/94

ایک فرد کی زندگی تباہ کرتے ہیں بلکہ معاشرے میں عدل و انصاف کے اصولوں کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ جھوٹے الزامات کے نتیجے میں اصل توہین کے حقیقی مقدمات بھی مشکوک اور متنازع بن جاتے ہیں، جس سے قانون کی ساکھ اور مذہبی تقدس دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

### پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کا مسئلہ

یہ ریاست اور معاشرے کے درمیان تعلقات، مذہبی شناخت، انسانی حقوق، اور عدالتی نظام کے مستقبل سے جڑا ہوا ہے۔ ایک طرف ریاست مذہبی تقدس کے تحفظ کو اپنی آئینی و نظریاتی ذمہ داری سمجھتی ہے، جبکہ دوسری طرف شہری آزادی، انصاف اور انسانی حقوق کے تقاضے بھی اپنی جگہ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال ایک ایسے حساس مقام پر کھڑا ہے جہاں مذہب، قانون، سیاست اور سماج ایک دوسرے سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ اسی پس منظر میں یہ تحقیقی مطالعہ اس امر کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کو محض چند واقعات یا انفرادی کیسز کے طور پر نہ دیکھا جائے بلکہ اسے ایک منظم سماجی و قانونی مسئلہ سمجھتے ہوئے اس کے اسباب، اثرات اور نتائج کا جامع تجزیہ کیا جائے۔ یہ تحقیق اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرے گی کہ یہ قانون کن حالات میں اپنے مقصد سے ہٹ کر غلط استعمال کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور ریاستی و سماجی سطح پر کون سے اقدامات اس رجحان کی روک تھام کے لیے ضروری ہیں۔

*During his trial, Tahir Iqbal was for some time held in solitary confinement in Kot Lakhpat Jail in a cell without water, electricity or toilet facilities. After protests by his lawyer and the Christian community, he was transferred back to a regular cell, but during the hot months of April and May 1992, he was again without water or electricity. Following threats by his jail warden, Tahir Iqbal feared that he would be murdered in jail. He expressed this apprehension to his lawyer during his last court hearing on 13 July and also wrote to the Prime Minister and other authorities about his fears but apparently no measures were taken to ensure his safety. Tahir Iqbal apparently died late on 19 July; his body was found on 20 July by jail wardens<sup>44</sup>*

اپنے مقدمے کی سماعت کے دوران، طاہر اقبال کو کچھ عرصے کے لیے کوٹ لکھپت جیل میں تنہائی (Solitary Confinement) میں رکھا گیا، جہاں اسے ایسے سیل میں بند کیا گیا جس میں نہ پانی تھا، نہ بجلی، اور نہ ہی بیت الخلاء کی سہولت موجود تھی۔ اس کے وکیل اور مسیحی برادری کے احتجاج کے بعد اسے دوبارہ ایک عام سیل میں منتقل کر دیا گیا، لیکن اپریل اور مئی 1992ء کے شدید گرم مہینوں میں اسے ایک مرتبہ پھر پانی اور بجلی کی سہولت سے محروم رکھا گیا۔ جیل کے وارڈن کی جانب سے دھمکیوں کے بعد طاہر اقبال کو خدشہ تھا کہ اسے جیل میں قتل کر دیا جائے گا۔ اس نے اپنے آخری عدالتی پیشی کے دوران 13 جولائی کو اپنے وکیل کے سامنے اس خوف کا اظہار کیا، اور اس کے علاوہ اس نے وزیر اعظم اور دیگر حکام کو بھی اپنے خدشات کے بارے میں تحریری طور پر آگاہ کیا، مگر بظاہر اس کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ طاہر اقبال بظاہر 19 جولائی کی رات کو فوت ہوا، اور اس کی لاش 20 جولائی کو جیل کے اہلکاروں نے دریافت کی۔

اس قانون کا مقصد بظاہر یہ تھا کہ اسلامی معاشرے میں رسول اکرم ﷺ کی حرمت و تقدس کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے اور ایسے افعال کی روک تھام کی جائے جو مذہبی جذبات کو مجروح کر کے معاشرتی فساد اور انتشار کا باعث بن سکتے ہوں۔ تاہم عملی سطح پر یہ قانون ایک پیچیدہ بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے، جہاں اس کے اطلاق میں موجود کمزوریاں اور سماجی عوامل اسے کئی مواقع پر انصاف کے بجائے ظلم اور انتقام کا ذریعہ

<sup>44</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 25, AI Index ASA 33/08/94.

بنادیتے ہیں۔ پاکستان میں توہین رسالت کے قوانین کے تحت درج ہونے والے مقدمات کی ایک قابل ذکر تعداد میں الزام کی بنیاد ٹھوس شواہد، معتبر گواہی، یا غیر جانبدارانہ تحقیق کے بجائے ذاتی دشمنی، سماجی تعصب، مذہبی اختلاف، فرقہ وارانہ کشیدگی، سیاسی مفادات، اور معاشی رقابت پر قائم دکھائی دیتی ہے۔ اس نوعیت کے الزامات کی حساسیت اس قدر زیادہ ہے کہ محض الزام لگنے سے ہی ملزم کی جان و مال خطرے میں پڑ جاتی ہے

*Amnesty International is further gravely concerned that many people charged with blasphemy are denied a fair trial. Equality before the law and right to a fair trial are fundamental rights laid down in the Universal Declaration of Human Rights. Amnesty International calls upon the Government of Pakistan to ensure that international standards for fair trial are scrupulously adhered to in all cases in which blasphemy charges are brought. The ill-treatment of people charged with blasphemy is another matter of concern for Amnesty International. Torture, and cruel, inhuman and degrading treatment or punishment are prohibited by the Universal Declaration of Human Rights and the Declaration on the Protection of All Persons from Being Subjected to Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment. It also contravenes the International Covenant on Civil and Political Rights and the United Nations Convention against Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment, neither of which Pakistan has ratified or acceded to.*<sup>45</sup>

ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات پر بھی شدید تشویش لاحق ہے کہ توہین مذہب کے الزام میں گرفتار یا ملزم بنائے گئے بہت سے افراد کو منصفانہ مقدمے (Fair Trial) کا حق نہیں دیا جاتا۔ قانون کے سامنے برابری اور منصفانہ سماعت کا حق انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (Universal Declaration of Human Rights) میں بیان کردہ بنیادی حقوق میں شامل ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ توہین مذہب کے تمام مقدمات میں منصفانہ ٹرائل کے بین الاقوامی معیار کی سختی سے پابندی کی جائے۔

توہین مذہب کے مقدمات میں نامزد افراد کے ساتھ بدسلوکی بھی ایمنسٹی انٹرنیشنل کے لیے ایک اور تشویشناک معاملہ ہے۔ تشدد (Torture) اور ظالمانہ، غیر انسانی اور توہین آمیز سلوک یا سزا انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے اور تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا سے تحفظ سے متعلق اعلامیہ (Declaration on the Protection of All Persons from Being Subjected to Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment) کے تحت ممنوع ہیں۔ یہ طرز عمل بین الاقوامی عہد نامہ برائے شہری و سیاسی حقوق (International Covenant on Civil and Political Rights) اور اقوام متحدہ کے کنونشن برائے انسداد تشدد (United Nations Convention against Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment) کی بھی خلاف ورزی ہے، تاہم پاکستان نے ان دونوں معاہدات کی توثیق (Ratify) نہیں کی۔ اور کئی معاملات میں عدالت سے فیصلہ آنے سے قبل ہی ہجوم کے تشدد، قتل، یا عوامی اشتعال کے ذریعے سزا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس صورت حال نے ریاست کی قانونی بالادستی (Rule of Law) کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور یہ سوال پیدا کیا ہے کہ آیا موجودہ نظام ایسے حساس مقدمات میں منصفانہ ٹرائل اور انسانی تحفظ فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔

<sup>45</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 19, AI Index ASA 33/08/94.

یہ مسئلہ مزید اس لیے سنگین ہو جاتا ہے کہ توہین رسالت کے مقدمات میں پولیس اور تفتیشی اداروں کی کارکردگی اکثر غیر معیاری اور دباؤ کا شکار نظر آتی ہے۔ بہت سے کیسز میں ایف آئی آر کے اندراج میں جلد بازی، تفتیش میں غیر پیشہ ورانہ رویہ، ثبوت اکٹھا کرنے میں ناکامی، اور گواہوں کے بیانات میں تضادات پائے جاتے ہیں۔ نتیجتاً عدالتوں کو ایسے مقدمات میں شک کی بنیاد پر فیصلے دینے پڑتے ہیں، جبکہ دوسری طرف ملزم اور اس کے خاندان کو سماجی بائیکاٹ، نفسیاتی دباؤ، اور مسلسل خطرات کا سامنا رہتا ہے۔ اس تناظر میں یہ قانون بعض اوقات جرم کو روکنے کے بجائے معاشرتی انتشار، خوف اور انتہا پسندی کے فروغ کا سبب بن جاتا ہے۔

### سماجی تناظر میں تنقید

اس مسئلے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ایسے مقدمات میں الزام لگنے کے فوراً بعد سماجی رد عمل انتہائی شدید اور جذباتی نوعیت اختیار کر لیتا ہے۔ نتیجتاً ملزم کو نہ صرف قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ وہ بسا اوقات عوامی اشتعال، ہجوم کے تشدد، سماجی بائیکاٹ، اور ماورائے عدالت کارروائیوں کے خطرات سے بھی دوچار ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال نے پاکستان میں قانون کی حکمرانی (Rule of Law) اور منصفانہ ٹرائل (Fair Trial) کے اصولوں کو ایک سنگین چیلنج سے دوچار کیا ہے۔ مزید یہ کہ پولیس، تفتیشی اداروں اور پراسیکیوشن کے نظام میں موجود ساختی کمزوریاں بھی اس مسئلے کو پیچیدہ بناتی ہیں۔

*The latest instance of people taking the law in their own hands was reported to have taken place on 21 April 1994. Dr Hafiz Amjad Farooq, a devout Muslim, was stoned to death after his opponents in Gujranwala incited the local people by claiming that Dr Farooq had burned a copy of the Koran. He was reportedly first beaten up, then dragged to the local police station; in the meantime, an announcement was made over the loudspeakers of several local mosques that "a Christian had burned a copy of the Koran" and that people should come forward to stone him to death. A mob quickly formed and stormed the police station after the police refused to comply with their demand to hand over Dr Farooq. He died after bricks were thrown on him, kerosene was poured over his body and set on fire<sup>46</sup>*

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا تازہ ترین واقعہ رپورٹ کے مطابق 21 اپریل 1994ء کو پیش آیا۔ ڈاکٹر حافظ امجد فاروق، جو ایک نہایت دیندار مسلمان تھے، کو گوجرانوالہ میں اس کے مخالفین نے مقامی لوگوں کو مشتعل کر کے سنگسار کر کے قتل کر دیا۔ مخالفین نے یہ دعویٰ کیا کہ ڈاکٹر فاروق نے قرآن مجید کا ایک نسخہ جلایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پہلے انہیں بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا، پھر انہیں گھسیٹتے ہوئے مقامی پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ اسی دوران علاقے کی متعدد مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں سے اعلان کیا گیا کہ: "ایک عیسائی نے قرآن مجید کا نسخہ جلایا ہے" اور لوگوں کو کہا گیا کہ وہ آگے بڑھیں اور اسے سنگسار کر کے قتل کر دیں۔ جلد ہی ایک ہجوم جمع ہو گیا اور جب پولیس نے ان کے مطالبے کے مطابق ڈاکٹر فاروق کو ان کے حوالے کرنے سے انکار کیا تو ہجوم نے پولیس اسٹیشن پر دھاوا بول دیا۔ ڈاکٹر فاروق اس وقت جان سے گئے جب ان پر اینٹیں برسائی گئیں، پھر ان کے جسم پر مٹی کا تیل ڈالا گیا اور انہیں آگ لگا دی گئی۔

اکثر کیسز میں ابتدائی تفتیش غیر معیاری، غیر جانبداری سے عاری یا سماجی دباؤ کے تحت ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں یا تو کمزور مقدمات عدالت تک پہنچتے ہیں یا پھر عدالتوں کو ایسے شواہد کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں تضادات یا شکوک موجود ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک طرف بعض ملزمان طویل عدالتی عمل سے گزرتے ہیں جبکہ دوسری طرف حقیقی انصاف کے تقاضے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بھی

<sup>46</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 17, AI Index ASA 33/08/94.

انتہائی اہم ہے کہ اس قانون کے اطلاق کے دوران مذہبی جذبات اور عوامی رائے کا غیر معمولی دباؤ عدالتی غیر جانبداری اور ادارہ جاتی خود مختاری پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں عدلیہ کو نہ صرف قانونی دلائل بلکہ سماجی رد عمل اور ممکنہ خطرات کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے، جس سے انصاف کے خالص قانونی معیار پر اثر پڑنے کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں، توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں، کمزور طبقات اور سماجی طور پر غیر محفوظ افراد کے لیے ایک خوف اور عدم تحفظ کی فضا پیدا کی ہے۔

*In several of the cases known to Amnesty International, the complaints were filed at the insistence of local clerics or members of Islamist parties. For instance, the complaint against Anwar Masih in Sammundri was not filed by the shopkeeper with whom he had had a heated argument in the course of which blasphemous words were allegedly uttered, but by a member of the Sunni Islamist organization, the Anjuman Sipah-e Sahaba (ASS), who heard about the incident. Again, the complaint of blasphemy against the Christian Gul Masih following a quarrel with a Muslim neighbour over a broken community water tap, was filed three days after the quarrel which had reportedly been amicably concluded.<sup>47</sup>*

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علم میں آنے والے متعدد مقدمات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ شکایات مقامی علمایا اسلامی سیاسی جماعتوں کے ارکان کے اصرار پر درج کرائی گئیں۔ مثال کے طور پر، سمندری میں انور مسیح کے خلاف شکایت اس دکاندار نے درج نہیں کرائی جس کے ساتھ اس کی سخت تکرار ہوئی تھی اور جس دوران مبینہ طور پر توہین آمیز الفاظ کہے گئے تھے، بلکہ یہ شکایت سنی اسلام پسند تنظیم "انجمن سپاہ صحابہ (ASS)" کے ایک رکن نے درج کرائی، جسے اس واقعے کا علم ہوا تھا۔ اسی طرح، مسیحی گل مسیح کے خلاف توہین مذہب کی شکایت، جو ایک مسلمان پڑوسی کے ساتھ کمیونٹی کے پانی کے نلکے کے ٹوٹنے پر جھگڑے کے بعد درج کی گئی، اس جھگڑے کے تین دن بعد درج کی گئی، حالانکہ رپورٹ کے مطابق یہ جھگڑا خوش اسلوبی سے ختم ہو چکا تھا۔ بعض اوقات یہ قانون ایک ایسے آلے کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کے ذریعے کمزور افراد کو دبا یا جاتا ہے یا ان کے خلاف سماجی و قانونی کارروائی کو جواز فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے میں عدم اعتماد، خوف اور مذہبی پولرائزیشن میں اضافہ ہوتا ہے، جو کہ ایک متوازن اور ہم آہنگ معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔

### اخلاقی و اسلامی تناظر

اسلامی شریعت میں عدل، تحقیق اور مضبوط شہادت کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں جھوٹے الزام، بہتان اور تہمت کو سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کسی بھی شخص پر الزام لگانے سے پہلے مکمل تحقیق، تصدیق اور انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اصول واضح کرتے ہیں کہ بغیر تحقیق الزام لگانا ظلم ہے۔ جھوٹی گواہی حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ جان کی حفاظت شریعت کا بنیادی مقصد ہے۔ لہذا اگر توہین رسالت کا قانون ذاتی دشمنی یا جھوٹے الزام کے لیے استعمال ہو تو یہ نہ صرف قانونی خرابی ہے بلکہ اسلامی اخلاقیات کے خلاف بھی ہے۔

### نتیجہ

تحقیق سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں: توہین رسالت کے قوانین کا غلط استعمال اکثر ذاتی دشمنی، جائیداد کے تنازعات اور مذہبی تعصب سے جڑا ہے۔ پولیس تفتیش اور پراسیکیوشن کے نظام کی کمزوریاں جھوٹے مقدمات کو بڑھاتی ہیں۔ عدالتیں اکثر benefit of doubt دیتی ہیں، مگر ملزم

<sup>47</sup>Amnesty International, Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws (London: Amnesty International, July 1994), 18, AI Index ASA 33/08/94 .

بری ہونے کے باوجود محفوظ نہیں رہتا۔ mob violence اور مذہبی تنظیموں کا دباؤ عدالتی عمل کو متاثر کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں سزا کے لیے سخت معیار موجود ہے، جبکہ عملی طور پر اس معیار کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

### تجاویز و سفارشات (Recommendations)

اس تحقیق کی بنیاد پر درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- \* ایف آئی آر کے اندراج کے لیے اعلیٰ سطحی اجازت یا فلٹر میکانزم اپنایا جائے۔
- \* جھوٹا الزام لگانے والوں کے لیے سخت سزا اور فوری کارروائی کی جائے۔
- \* تفتیشی افسران کی خصوصی تربیت اور forensic نظام کا نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔
- \* ملزم، ججز، وکلاء اور گواہوں کے تحفظ کے لیے مضبوط قانون نافذ کیا جائے۔
- \* مذہبی خطابات اور میڈیا رپورٹنگ کے لیے ضابطہ اخلاق بنایا جائے۔
- \* تعلیمی اور سماجی سطح پر عدل، تحقیق اور اخلاقی شعور کو فروغ دیا جائے۔

### خلاصہ بحث

اس بحث سے واضح ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالت کا اصل مقصد مذہبی تقدس، سماجی امن اور حرمت رسالت ﷺ کا تحفظ ہے، مگر اس کے غلط استعمال نے پاکستان میں ایک سنگین قانونی، سماجی اور اخلاقی مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ عدالتی نظائر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ عدالتیں ایسے مقدمات میں دو اصولوں کو مرکزی اہمیت دیتی ہیں: اول، قانون کی بالادستی اور عدالتی اختیار؛ دوم، شہادت کا سخت معیار اور شک کی صورت میں ملزم کو فائدہ دینا۔ آسیہ بی بی کیس میں گواہوں کے تضادات اور تفتیشی کمزوریوں کی بنیاد پر بریت، جبکہ مشال خان کیس میں ہجوم کے ہاتھوں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی واضح مذمت، اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ جذباتی رد عمل یا عوامی دباؤ کسی بھی صورت عدالتی فیصلے کا بدل نہیں بن سکتا۔ اسلامی نقطہ نظر سے بھی الزام، سزا اور شہادت کے باب میں تحقیق، احتیاط، عدل اور جان کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے کسی شخص پر بغیر معتبر ثبوت کے توہین رسالت کا الزام عائد کرنا نہ صرف قانونی زیادتی ہے بلکہ اسلامی اخلاقیات اور مقاصد شریعت کے بھی خلاف ہے۔ تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ اس قانون کی حرمت اور افادیت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب اس کے اطلاق کو ذاتی دشمنی، فرقہ وارانہ کشیدگی، سیاسی دباؤ، میڈیا سنسنی خیزی اور ہجوم کے تشدد سے محفوظ رکھا جائے۔ ریاست، عدلیہ، پولیس، علماء، میڈیا اور تعلیمی اداروں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ منصفانہ تفتیش، شفاف عدالتی کارروائی، جھوٹے الزام پر موثر سزا، اور ملزم، گواہ، وکیل و جج کے تحفظ کو یقینی بنائیں، تاکہ مذہبی تقدس کے ساتھ ساتھ انسانی حرمت اور معاشرتی امن بھی محفوظ رہ سکے۔



### کتابیات / Bibliography

- \* "Another Pakistani Faces Life Threats after Being Framed for Blasphemy." *The Express Tribune*. Accessed September 13, 2024. <https://tribune.com.pk/>.
- \* "Asia Bibi: Pakistan Acquits Christian Woman on Death Row." *BBC News*, October 31, 2018. <https://www.bbc.com/>.
- \* Amnesty International. *As Good as Dead: The Impact of the Blasphemy Laws in Pakistan*. London: Amnesty International, 2016.
- \* Amnesty International. *Pakistan: Use and Abuse of the Blasphemy Laws*. London: Amnesty International, July 1994. AI Index ASA 33/08/94.
- \* Braiden, Gerry. "Family of Scot on Pakistan Death Row Claim He Would Be Free If He Was White." *The Herald*, March 6, 2016.
- \* Bukhari, Mubasher. "Pakistani Police Officer Axes Man to Death over Blasphemy." *Reuters*, November 19, 2014.
- \* Centre for Research and Security Studies. \*Blasphemy Cases in Pakistan: 1947-2021\*. Islamabad: Centre for Research and Security Studies, 2022.
- \* "Christians of Shanti Nagar Remember the Massacre of 1997." *PIME AsiaNews*, February 8, 2010.
- \* Fiaz, Faizan. "Christians in Pakistan Sentenced to Death over a Text." *The Telegraph*, April 7, 2014.

- \* "Junaid Hafeez: Academic Sentenced to Death for Blasphemy in Pakistan." *BBC News*, December 21, 2019.
- \* "Karachi: Writer of Sacrilegious Book Gets Life Term." *Dawn*, August 12, 2005.
- \* Maqbool, Aleem. "Sectarian Violence Hits Pakistani Town." *BBC News*, August 12, 2009.
- \* "Pakistan City Tense after 'Blaspheming' Christians Shot." *BBC News*, July 20, 2010.
- \* "Pakistan Journalism Student Latest Victim of Blasphemy Vigilantes." *Deutsche Welle*. Accessed April 15, 2024. <https://www.dw.com/>.
- \* "Pakistan: I Spent Eight Years on Death Row after Being Falsely Accused of Blasphemy." *Aid to the Church in Need*, May 6, 2022.
- \* "Pakistan: Islamabad High Court Acquits Rimsha Masih in Blasphemy Case." *BBC Urdu*, November 20, 2012.
- \* "Pakistan: Man Sentenced to Death for Blasphemous Facebook Post." Accessed September 13, 2024. <https://www.google.com/>.
- \* "Pakistan Minorities Minister Shahbaz Bhatti Shot Dead." *BBC News*, March 2, 2011.
- \* "Pakistan Overturns Christian Couple's Blasphemy Death Sentences." *BBC News*, June 3, 2021.
- \* "Pakistan Sentences Five to Death over Christian Couple's Killing." *Radio Free Europe/Radio Liberty*, November 23, 2016.
- \* "Pakistani Couple Cleared of Blasphemy Charges Escapes Death Sentence." *Alliance Defending Freedom*. Accessed August 23, 2024. <https://www.adflegal.org/>.
- \* "Pakistani Girl Accused of Qur'an Burning Could Face Death Penalty." *The Guardian*, August 22, 2012.
- \* "Pakistani Politician Accused of Blasphemy for Backing Religious Equality." *UCA News*. Accessed July 16, 2024. <https://www.ucanews.com/>.
- \* "Punjab Governor Salman Taseer Assassinated in Islamabad." *BBC News*, January 4, 2011.
- \* "Qadri Sentenced to Death for Killing Taseer." *The Express Tribune*, October 1, 2011.
- \* Safi, Michael, and Shah Meer Baloch. "Asia Bibi Arrives in Canada after Leaving Pakistan." *The Guardian*, May 8, 2019.
- \* Sayah, Reza, and Nasir Habib. "Christian Woman Sentenced to Death for Blasphemy in Pakistan." *CNN*, November 11, 2010.
- \* Sheikh, Wajih Ahmad. "Woman Gets Death, Fine for Blasphemy in Lahore." *Dawn*, September 28, 2009.
- \* Symington, Annabel. "Increasing Violence in Pakistan Surrounding Blasphemy Cases Deters Opposition." *Wall Street Journal*, May 9, 2014.
- \* Ahmed, Jibrán. "Pakistani Student Accused of Blasphemy Beaten to Death on Campus." *Reuters*, April 13, 2017.
- \* United States Commission on International Religious Freedom. "Taimoor Raza." *Religious Prisoners of Conscience Project*, 2016.
- \* Voice of the Martyrs. "Biographies of the Persecuted: Rashid and Sajid Emmanuel." July 19, 2010.
- \* Walsh, Declan. "Pakistan Minorities Minister Shahbaz Bhatti Assassinated." *The Guardian*, March 2, 2011.
- \* Worley, Will. "Pakistani Christians Accused of Lynching 'Offered Acquittal' If They Convert to Islam." *The Independent*, March 31, 2017.
- \* "Writer in Pakistan Given Life for Blasphemy." *National Secular Society*, July 27, 2007.
- \* Yasif, Rana. "Lahore Woman Sentenced to Death for Claiming to Be Prophet." *The Express Tribune*, September 27, 2021.
- \* "Zardari Condemns Gojra Riots, 800 Booked." [TwoCircles.net](http://TwoCircles.net), August 2, 2009.